منگل 17 دسمبر 2002ء 12 شوال 1423 ہجری- 17 فتح 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 285

اللہ رؤف و رحیم ہے

حضرت براءؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ہجرت مدینہ کے بعد 16 ماہ تک بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے- یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے خانہ کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم دیا- اس پر صحابہ کو خیال آیا کہ پہلی نمازیں ضائع تو نہیں ہوگئیں تو سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 144 نازل ہوئی جس میں کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان ضائع نہیں کرے گا کیونکہ وہ لوگوں پر بہت رؤف اور رحیم ہے-

(صحیح بخاری کتاب التفسیر سورۃ بقرہ- آیت 144 حدیث نمبر 4126)

خدا تعالیٰ کی صفت رؤف پر سلسلہ خطبات کا آغاز

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ رأفت اور مہربانی کرنے والا ہے

قرآن کریم وسط کی ہدایت دیتا ہے سو مبارک وہ جو وسط پر چلتے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 13- دسمبر 2002ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 13 دسمبر 2002ء کو اپنی حالیہ بیماری کے بعد پہلی بار بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا- حضور انور نے فرمایا کہ آج سے اللہ تعالیٰ کی صفت رؤف پر خطبہ شروع ہوگا- آپ نے صفت رؤف کے لغوی معنی بیان کرنے کے بعد اس کی تشریح آیت قرآنی' حدیث نبوی اور ارشاد حضرت مسیح موعود کی روشنی میں فرمائی- حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا بھر میں ٹیلی کاسٹ ہوا اور متعدد زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا- حضور انور نے اردو خطبہ کرسی پر رونق افروز ہو کر دیا جبکہ خطبہ ثانیہ کھڑے ہو کر پڑھا-

خطبہ کے آغاز میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ کی آیت 144 کی تلاوت فرمائی اور اس کا یوں ترجمہ بیان فرمایا: اور اسی طرح ہم نے تمہیں وسطی امت بنا دیا تا کہ تم لوگوں پر نگران ہو جاؤ اور رسول تم پر نگران ہو جائے- اور جس قبلہ پر تو پہلے تھا وہ ہم نے محض اس لئے مقرر کیا تھا کہ ہم اسے جان لیں جو رسول کی اطاعت کرتا ہے بالمقابل اس کے جو اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاتا ہے- اور اگرچہ بات بہت بھاری تھی مگر ان پر نہیں جن کو اللہ نے ہدایت دی- اور اللہ ایسا نہیں کہ تمہارے ایمانوں کو ضائع کر دے- یقیناً اللہ لوگوں پر بہت مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے-

رؤف کے لغوی بیان کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ رأفت سے مراد رحمت ہے اور رأفت سے کام لینے والے کو رؤف کہتے ہیں- یہ صبور کے وزن پر ہے اور اسماء حسنیٰ میں شامل ہے انتہائی مہربانی جو احسان اور بخشش کا تقاضا کرتی ہے- رأفت رحمت کی شدت ہے- خدا تعالیٰ کے فیصلہ کرتے وقت شدت سے کام نہ لینے والے کو بھی رؤف کہتے ہیں-

بخاری کتاب التفسیر میں حضرت براءؓ روایت بیان کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں رسول کریمؐ نے سولہ سترہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی لیکن آپؐ کو پسند تھا کہ قبلہ خانہ کعبہ ہو جائے- پھر حکم الٰہی کے ماتحت آپؐ کعبہ کی طرف نماز پڑھنے لگے- تحویل قبلہ سے پہلے کئی لوگ شہید ہو گئے تھے ہمیں ان کی نمازوں کی قبولیت پر شبہ ہوا- تب یہ آیت (البقرہ: 144) اتری کہ اللہ تمہارے اعمال کو ضائع کرنے والا نہیں بلکہ وہ بندوں کے ساتھ رأفت کا سلوک کرنے والا ہے-

حضرت مسیح موعود اس آیت کی تشریح میں بیان فرماتے ہیں کہ اس مبارک امت کیلئے قرآن شریف میں وسط کی ہدایت ہے- توریت میں خدا تعالیٰ نے انتقامی امور پر زور دیا تھا اور انجیل میں عفو و درگزر پر زور دیا تھا- اور اس امت کو موقعہ شناسی اور وسط کی تعلیم ملی- چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے تم کو وسط پر عمل کرنے والا بنایا اور وسط کی تعلیم تمہیں دی- سو مبارک وہ جو وسط پر چلتے ہیں-

حضور انور کی تازہ مجالس عرفان کے اوقات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تازہ ملاقاتیں اور مجالس عرفان جو ایم ٹی اے پر نشر ہو چکی ہیں ان کے نشر مکرر کے اوقات (پاکستانی وقت کے مطابق) مندرجہ ذیل ہوں گے- احباب ان سے بھرپور استفادہ کریں-

لجنہ ملاقات:

نشر اول: منگل رات 8:00 بجے

نشر مکرر: اتوار: دن 10:00 بجے رات: 8:00 بجے

فرنچ ملاقات:

نشر اول: بدھ رات 9:00 بجے

نشر مکرر: سوموار: دن 10:00 بجے- رات 8:00 بجے

بنگالی دوستوں سے ملاقات:

نشر اول: جمعہ: رات 7:00 بجے

نشر مکرر: منگل: دن 10:00 بجے

جرمن ملاقات:

نشر اول: ہفتہ: دن 10:15

نشر مکرر: جمعرات: شام 6:00 بجے

مجلس عرفان:

نشر اول: ہفتہ: شام 6:00 بجے

نشر مکرر: جمعہ: صبح 6:30- دوپہر 1:30- شام 6:30 بجے

(ناظر اشاعت- ربوہ)

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1953ء ②

3 مارچ انڈونیشیا کے علاقہ چنانڈام میں مندرجہ ذیل احمدیوں کو شہید کیا گیا۔ سوما، اوسون، سرمان، جملی، ایڈوت صاحب، اوینہ صاحب۔

5 مارچ ماسٹر منظور احمد صاحب مدرس باغبان پورہ کو لاہور میں شہید کر دیا گیا۔

6 مارچ ایک مشتعل ہجوم نے احمدیہ بیت الذکر نور راولپنڈی پر حملہ کیا اور آگ لگا دی۔ ایک احمدی کے پریس کو آگ لگائی گئی۔ امیر جماعت کے مکان اور احمدیوں کی کئی دکانیں لوٹی گئیں۔

6 مارچ سارے ملک خصوصاً لاہور میں تشدد، قتل وغارت اور آتش زنی کی ہولناک وارداتیں ہوئیں۔ لاہور میں تین احمدیوں محمد شفیع صاحب، جمال احمد صاحب، مرزا کریم بیگ صاحب کو شہید کر دیا گیا تحقیقاتی عدالت نے اس دن کو سینٹ بارتھا میوڈے قرار دیا۔ اس دن فرانس میں بے پناہ قتل وغارت ہوئی تھی۔ دن کے ڈیڑھ بجے لاہور میں مارشل لاء لگا دیا گیا۔ یہ مارشل لاء 15 مئی کو صبح 3 بجے اٹھایا گیا۔

8 مارچ حوالدار عبدالغفور صاحب کو اور ایک احمدی عطار کو بھی لاہور میں شہید کر دیا گیا۔

12 مارچ ایڈیشنل مجسٹریٹ جھنگ نے حضور کو مخالفانہ تحریک پر کسی قسم کے تبصرہ کی ممانعت کر دی۔

18 مارچ حضور کے 3 مارچ کے پیغام کی بنا پر گورنر پنجاب آئی آئی چندریگر نے حضور کے نام نوٹس جاری کیا جو ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس جھنگ نے 19 مارچ کو حضور کو پیش کیا اس کے جواب میں حضور نے فرمایا "بے شک میری گردن آپ کے گورنر کے ہاتھ میں ہے لیکن آپ کے گورنر کی گردن میرے خدا کے ہاتھ میں ہے"۔

چنانچہ چند دن کے بعد مرکزی حکومت نے گورنر کو برطرف کر دیا اور اگلے گورنر پنجاب امین الدین نے یہ ظالمانہ نوٹس واپس لے لیا۔

22 مارچ فسادات کے دوران حضور کی بے پناہ مصروفیات کی بنا پر درس قرآن کا سلسلہ جو بعض دنوں سے رک گیا دوبارہ شروع ہو گیا۔

30 مارچ الفضل کی بندش کے ایام میں روزنامہ المصلح کی اشاعت کا آغاز ہوا۔ یہ سلسلہ 31 مارچ 54ء تک جاری رہا۔

کیم اپریل فسادات پنجاب کے دوران حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو لاہور سے گرفتار کر لیا گیا۔ ان کی رہائی 28 مئی کو عمل میں آئی۔

کیم اپریل سپرنٹنڈنٹ پولیس جھنگ نے قصر خلافت ربوہ کی تلاشی لی اسی طرح صدر انجمن احمدیہ کے مرکزی دفاتر کی تلاشی لی گئی۔ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت (الی اللہ) کو گرفتار کر لیا گیا۔

6 اپریل حکومت پنجاب نے حضور کا ایک خطبہ جمعہ (6 یا 13 مارچ 53ء کا) ضبط کر لیا۔

8 اپریل حضرت میجر سید حبیب اللہ شاہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات

12 اپریل حضور نے صدر انجمن احمدیہ کراچی کے قیام کا اعلان فرمایا۔

20 اپریل اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن کا باقاعدہ قیام ہوا۔

10 مئی حضرت حافظ عبدالعزیز صاحب حلال پور رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1907ء)

14 مئی سواحیلی ترجمہ قرآن کی اشاعت۔ حضور نے اس کا دیباچہ تحریر فرمایا۔ پہلا ایڈیشن 10 ہزار کی تعداد میں شائع ہوا۔

16 مئی ربوہ میں جماعت کی یک روزہ مجلس شوریٰ کا انعقاد ہوا۔ اس کے لئے پہلے 3 تا 5 اپریل کی تاریخیں مقرر تھیں مگر حکومتی پابندی کے باعث تبدیلی کر دی گئی۔ مجلس شوریٰ کی درخواست پر حضور نے ایک اہم بیان 'ہمارے عقائد' کے نام سے تحریر فرمایا۔

20 مئی حضور نے تاریخ احمدیت لکھنے کے لئے منصوبہ کا اعلان فرمایا اور اس مقصد کے لئے بارہ ہزار روپے کی مالی تحریک کی۔ پہلے مہاشہ فضل حسین صاحب کو اس کام کیلئے مقرر کیا گیا۔ 25 جون کو محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے یہ فریضہ سنبھالا۔ اب تک (2002ء) تاریخ احمدیت کی 19 جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔

محمد ناصر خان صاحب پراجیکٹ ڈائریکٹر

بیت الفتوح مورڈن برطانیہ کا اپ ڈیٹ

جماعت انگلستان کی سب سے بڑی بیت الذکر کی بیرونی عمارت کی تکمیل کے بعد اندرونی حصہ بھی تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ چنانچہ بیت کی تعمیر میں سٹیل کی چنائی کے علاوہ اس عمارت کے اردگرد بلاکس کی چنائی بھی تقریباً پایہ تکمیل کو پہنچ چکی ہے۔ بیت کے گنبد کی تکمیل کیلئے سٹیل کی چادر چڑھانے سے قبل لکڑی کا خول چڑھا دیا گیا ہے جس کے اوپر سٹیل کی چادر چڑھائی جائے گی۔ اس سٹیل کے اوپر، سٹیل کا ہی فریم بنا کر سنگ مرمر چنا جائے گا۔ یہ بہت قیمتی سنگ مرمر ہے جو نہایت خوبصورت اور ملائم ہے اور خود بخود صاف ہوتے رہنے کی خوبی اس میں پائی جاتی ہے۔

اس عمارت کی اندرونی خوبصورتی دیکھنے سے تعلق رکھے گی۔ انشاء اللہ۔ نیز لوہے کی سیڑھیاں اور لفٹ کی تکمیل بھی آخری مراحل میں ہے۔ جن احباب نے اس عمارت کو دیکھا ہے انہوں نے اس کام کو خوب سراہا ہے۔ جلسہ سالانہ یوکے پر آنے والے مہمانوں نے یہ منصوبہ دیکھا تو بڑی ہی خوشی کا اظہار کیا نیز اپنی حیثیت کے مطابق اس عمارت کی تکمیل کے لئے چندہ بھی پیش کیا۔ بیت الذکر کے ساتھ ساتھ بعض ملحقہ عمارتیں بھی زیر تعمیر ہیں۔ مثلاً مجلس انصار اللہ یوکے اور مجلس خدام الاحمدیہ یوکے کی مالی اور جسمانی مدد سے ایک بڑا ہال (طاہر ہال) تیار کیا جا رہا ہے جو تقریباً پایہ تکمیل کو پہنچ چکا ہے۔ ہال کی دیواریں خوبصورتی سے پینٹ کی گئی ہیں اور آواز کی گونج کا نقص بھی شعبہ سمعی بصری کے تعاون سے دور کر دیا گیا ہے جو کہ ایک اہم کام تھا۔ نیز اس ہال کے فرش کو خوبصورت لکڑی کے بورڈ سے بنایا گیا ہے۔ مجلس انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر (14 اور 15 ستمبر 2002ء) اس ہال کا افتتاح بھی کیا گیا۔

ہماری کوشش ہے کہ بیت الذکر کی بیرونی شکل بھی جلد بیت الذکر کے مطابق تیار ہو جائے۔ اگرچہ بیت الذکر کے لئے جمع کی جانے والی تمام تر رقوم صرف بیت الذکر کی تعمیر پر ہی خرچ کی گئی ہیں اور بیرونی اخراجات کے لئے دیگر وسائل سے کام لیا گیا ہے۔

ہمسایوں سے تعلقات مزید بہتر کرنے کے سلسلہ میں ایک سب کمیٹی قائم ہے۔ مرٹن کونسل کی لائبریریوں میں بیت الفتوح کی عمارت اور جماعت کے عقائد کی تشہیر کے لئے پوسٹر لگائے گئے ہیں۔

اس وقت تک قریباً دو ملین پاؤنڈ خرچ ہو چکا ہے جب کہ کل بجٹ پانچ ملین ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے امید ہے آئندہ جلسہ سالانہ یوکے سے قبل بیت الفتوح کا افتتاح کیا جا سکے گا۔

(اخبار احمدیہ برطانیہ اکتوبر 2002ء)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

وقف جدید کے اجراء کے پس منظر کے بارے میں حضرت مصلح موعود کا پر معارف اور تاریخی خطبہ

ایسے نوجوان تیار ہوں جو اپنی زندگیاں میرے سامنے وقف کریں اور میری ہدایت کے ماتحت کام کریں

قربانیوں کی عید ہمیں اس طرف توجہ دلاتی ہے کہ ہم خداتعالیٰ اور اس کے دین کے لئے خدا کے نام کو بلند کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے خطبہ عید الاضحیہ فرمودہ 9جولائی 1957ء کا ایک حصہ

درحقیقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے وادی مکہ میں چھوڑ آنے کے متعلق یہ رویا دکھائی گئی تھی۔ کیونکہ ایک بے آب وگیاہ وادی میں بیٹھ جانا بھی بہت بڑی قربانی ہے۔ جیسے شروع شروع میں ربوہ میں چند آدمی خیمے لگا کر بیٹھ گئے تھے تا کہ اسے آباد کیا جائے۔ وہ آدمی درحقیقت اس وقت اسماعیلی سنت کو پورا کر رہے تھے۔ وہ صرف اس لئے یہاں بیٹھ گئے تھے کہ آئندہ یہاں ربوہ آباد کیا جائے۔ اگر وہ قربانی نہ کرتے اور ربوہ میں آ کر خیمے لگا کر نہ بیٹھ جاتے تو نہ یہ شہر بنتا نہ سڑکیں بنتیں، نہ بازار بنتے، نہ مکانات بنتے اور یہ جگہ پہلے کی طرح چٹیل میدان ہی رہتی۔

فری تھنکنگ تحریک کا پس منظر

امریکہ میں جو فری تھنکنگ (Free Thinking) کی تحریک پیدا ہوئی ہے اس کا بانی ایک فرانسیسی شخص ہے۔ اس نے اپنا قصہ یہی لکھا ہے کہ میں ایک دن اپنے باپ کے ساتھ ایک پادری کا وعظ سننے گیا تو وہاں اس نے یہ کہا کہ ابراہیم بڑا ایک انسان تھا اس نے خدا کی خاطر اپنے اکلوتے بیٹے کے گلے پر چھری پھیر دی۔ وہ لکھتا ہے کہ اتفاق کی بات ہے میں بھی اپنے باپ کا اکلوتا بیٹا ہی تھا۔ میں وہاں سے نکل بھاگا۔ میرے دل میں یہ خوف پیدا ہوا کہ اگر میرے باپ کو یہ خطبہ پسند آ گیا تو وہ کہیں میری گردن پر بھی چھری نہ پھیر دے۔ میں سمندر پر گیا۔ وہاں ایک امریکہ جانے والا جہاز کھڑا تھا۔ میں اس میں گھس گیا اور کسی کونہ میں چھپ کر بیٹھ گیا۔ اور اس طرح امریکہ پہنچ گیا۔ یہاں آ کر میں نے یہ دہریوں والی تحریک چلائی۔

قربانی کی اصل روح

غرضیکہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کی قربانی کو غلط شکل میں پیش کیا جاتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی رویا کا یہ مطلب تھا کہ آپ اپنی مرضی سے اور یہ جانتے بوجھتے ہوئے کہ وادی مکہ ایک بے آب وگیاہ جنگل ہے اور وہاں کھانے پینے کو کچھ نہیں ملتا۔ اپنی بیوی اور بچے کو وہاں چھوڑ آئیں۔

چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا۔ جب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام بڑے ہوئے تو آپ نے اپنی نیکی اور تقویٰ کے ساتھ اپنے گرد لوگوں کا ایک گروہ جمع کر لیا۔ اور انہیں نماز اور زکوٰۃ اور صدقہ وخیرات کی تحریک کر کے اور اسی طرح عمرہ اور حج کے طریق کو جاری کر کے آپ نے مکہ کو آباد کرنا شروع کیا۔ چنانچہ ان کی قربانیوں کے نتیجہ میں صدیوں سے مکہ آباد چلا آتا ہے۔ قریباً تین ہزار سال سے برابر خانہ کعبہ آباد ہے اور اس کا طواف اور حج کیا جاتا ہے۔

پس عیدالاضحیہ کی قربانی بے شک اس قربانی کی یاد دلاتی ہے مگر اس قربانی کی یاد نہیں دلاتی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ظاہری شکل میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی گردن پر چھری پھیر دی۔

قربانیوں کی عید کا سبق

درحقیقت قربانیوں کی عید ہمیں اس طرف توجہ دلاتی ہے کہ ہم خداتعالیٰ کی خاطر اور اس کے بعد دین کے لئے جنگلوں میں جائیں اور وہاں جا کر خداتعالیٰ کے نام کو بلند کریں۔ اور لوگوں سے اس کے رسول کا کلمہ پڑھوائیں جیسا کہ ہمارے صوفیاء کرام کرتے چلے آئے ہیں۔ اگر ہم ایسا کریں تو یقیناً ہماری قربانی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی کے مشابہ ہوگی۔ ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ وہ قربانی بالکل حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی کی طرح ہو جائے گی کیونکہ دلوں کی کیفیت مختلف ہوتی ہے۔ حضرت اسمٰعیل کے دل کی حالت اور تھی اور زمانہ کے لوگوں کے دلوں کی حالت اور ہے۔ مگر بہرحال وہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی کے مشابہ ضرور ہو جائے گی۔ پس تم اپنے آپ کو اس قربانی کے لئے پیش کرو۔ میرے نزدیک اس زمانہ میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی کے مشابہ قربانی وہ (مربی) کر رہے ہیں جو مشرقی اور مغربی افریقہ میں (دعوت الی اللہ) کا کام کر رہے ہیں۔ وہ غیر آباد ملک میں جن میں کوئی شخص خداتعالیٰ اور اس کے رسول کا نام نہیں جانتا تھا لیکن ان لوگوں نے وہاں پہنچ کر انہیں خداتعالیٰ اور اس کے رسول کا نام بتایا۔ میں پہلے بھی ایک خطبہ میں بتا چکا ہوں کہ مغربی افریقہ کے ایک ملک میں عیسائیوں نے اپنے پریس میں احمدی اخبار کا چھاپنا بند کر دیا تو ہمارے (مربی) انچارج جماعت کا علیحدہ پریس لگانے کے سلسلہ میں چندہ اکٹھا کرنے کے لئے ایک جگہ گئے۔ وہاں انہیں ایک ایسا آدمی ملا جسے انہوں نے بڑی (دعوت الی اللہ) کی تھی مگر اس نے احمدیت قبول نہیں کی تھی۔ بعد میں اس کے پاس ایک مقامی (مربی) پہنچا تو اس نے کہا کہ تمہارے پاکستانی (مربی) نے مجھے (دعوت الی اللہ) کی ہے لیکن اگر یہ دریا (وہ اس وقت دریا کے کنارے جا رہے تھے) اپنا رخ پھیر کر الٹی طرف چل پڑے تو یہ بات ممکن ہے لیکن میرا احمدیت کو قبول کرنا ناممکن ہے۔ لیکن کچھ دن اس (مربی) کی صحبت میں رہنے کا اس پر ایسا اثر ہوا کہ وہ احمدی ہو گیا۔ ہمارے (مربی) انچارج کہتے ہیں کہ جب میں وہاں چندہ لینے گیا تو اتفاقاً وہ شخص اس شہر میں آیا ہوا تھا۔ وہ مجھے ملا اور کہنے لگا۔ آپ یہاں کیسے تشریف لائے ہیں۔ میں نے اسے اپنی آمد کا مقصد بتایا اور کہا کہ عیسائیوں نے اپنے پریس میں ہمارا اخبار شائع کرنے سے انکار کر دیا ہے اور کہا ہے کہ اگر تمہارے خدا میں طاقت ہے تو اسے چاہئے کہ وہ کوئی معجزہ دکھائے اور تمہارا اپنا پریس جاری کر دے۔ پس میں اپنا علیحدہ پریس لگانے کے لئے چندہ اکٹھا کرنے آیا ہوں۔ اس پر وہ احمدی دوست کہنے لگا۔ مولوی صاحب! یہ تو بڑی بے غیرتی ہے کہ اب ہمارا اخبار پریس میں نہ چھپے۔ آپ یہاں کچھ دیر انتظار کریں میں ابھی آتا ہوں۔ اس کا گاؤں قریب ہی تھا۔

وہ وہاں گیا اور تھوڑی دیر کے بعد واپس آ کر اس نے پانچ سو پونڈ کی رقم مولوی صاحب کے ہاتھ میں دے دی اور کہا کہ پریس کے سلسلہ میں یہ میرا چندہ ہے۔ اس کے بعد خداتعالیٰ کے فضل سے اس مد میں 2500 پونڈ کے قریب چندہ جمع ہو چکا ہے اور اب سنا ہے کہ پریس لگ رہا ہے یا کم از کم وہ انگلستان سے چل چکا ہے۔

واقفین کو درپیش مشکلات

غرض ہمارے یہ (مربی) ایسے ممالک میں کام کر رہے ہیں جہاں جنگل ہی جنگل ہیں۔ شروع شروع میں جب ہمارے (مربی) وہاں گئے تو بعض دفعہ انہیں وہاں درختوں کی جڑیں کھانی پڑتی تھیں اور وہ نہایت تنگی سے گزارہ کرتے تھے جس کی وجہ سے ان کی صحت خراب ہو جاتی تھی۔ گو اب ہمارے آدمیوں کے میل ملاپ کی وجہ سے ان لوگوں میں کچھ نہ کچھ تہذیب آ گئی ہے۔ ان ممالک کو سفید آدمیوں کی قبر کہا جاتا ہے کیونکہ وہاں کھانے پینے کی چیزیں نہیں ملتیں۔ جب سفید آدمی وہاں جاتے ہیں تو وہ مناسب خوراک نہ ملنے کی وجہ سے مر جاتے ہیں اور پیچش وغیرہ بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ غرض اس زمانہ میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سے زیادہ سے زیادہ مشابہت ہمارے (مربیان) کو حاصل ہے جو اس وقت مشرقی اور مغربی افریقہ میں کام کر رہے ہیں۔ کیونکہ وہ ملک اس وقت بھی جنگل ہیں اور دنیا میں کوئی اور ملک جنگل نہیں۔ امریکہ بھی آباد ہے یورپ بھی آباد ہے۔ اور مڈل ایسٹ بھی آباد ہو چکا ہے لیکن افریقہ کے اکثر علاقے اب بھی غیر آباد ہیں۔ ان میں (دعوت الی اللہ) کرنے والوں کو بڑے لمبے سفر کرنے پڑتے ہیں اور بڑی جانکاہی کے بعد لوگوں تک (احمدیت کو) پہنچانا پڑتا ہے۔ خداتعالیٰ نے یہ ملک ہمارے لئے رکھے تھے تا کہ ہمارے نوجوان ان میں کام کر کے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سے مشابہت حاصل کریں۔ پس خداتعالیٰ کے فضل سے ہمارے نوجوان افریقہ کے جنگلات میں بھی کام کر رہے ہیں۔

تعلیم وتربیت کے لئے نئے نظام کا خاکہ

مگر میرا خیال ہے کہ اس ملک میں بھی اس طریق کو جاری کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ میں چاہتا ہوں کہ **اگر کچھ نوجوان ایسے ہوں جن کے دلوں میں خواہش ہو کہ وہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اور حضرت شہاب الدین سہروردی کے نقش قدم پر چلیں تو جس طرح جماعت کے نوجوان اپنی زندگیاں تحریک جدید کے ماتحت وقف کرتے ہیں وہ اپنی زندگیاں براہ راست** میرے سامنے وقف کریں۔ تا کہ میں ان سے ایسے

طریق پر کام لوں کہ وہ (احمدیوں) کو تعلیم دینے کا کام کرسکیں۔ وہ مجھ سے ہدایتیں لیتے جائیں اور اس ملک میں کام کرتے جائیں۔ ہمارا ملک آبادی کے لحاظ سے ویران نہیں۔ لیکن روحانیت کے لحاظ سے بہت ویران ہو چکا ہے۔ اور آج بھی اس میں چشتیوں کی ضرورت ہے، سہروردیوں کی ضرورت ہے، نقشبندیوں کی ضرورت ہے۔ اگر یہ لوگ آگے نہ آئے اور حضرت معین الدین صاحبؒ چشتی، حضرت شہاب الدین صاحب سہروردیؒ اور حضرت فریدالدین صاحب شکر گنج جیسے لوگ پیدا نہ ہوئے تو یہ ملک روحانیت کے لحاظ سے اور بھی ویران ہو جائے گا۔ بلکہ یہ اس سے زیادہ ویران ہو جائے گا جتنا مکہ مکرمہ کسی زمانہ میں آبادی کے لحاظ سے ویران تھا۔ پس میں چاہتا ہوں کہ **جماعت کے نوجوان ہمت کریں اور اپنی زندگیاں اس مقصد کے لئے وقف کریں۔ وہ صدر انجمن احمدیہ یا تحریک جدید کے ملازم نہ ہوں بلکہ اپنے گزارہ کے لئے وہ طریق** اختیار کریں جو میں انہیں بتاؤں گا۔ اور اس طرح آہستہ آہستہ دنیا میں نئی آبادیاں قائم کریں۔ اور طریق آبادی کا یہ ہوگا کہ وہ حقیقی طور پر تو نہیں ہاں معنوی طور پر قادیان کی محبت اپنے دل سے نکال دیں اور باہر جا کر نئے ربوے اور نئے قادیان بسائیں۔ ابھی اس ملک میں کئی علاقے ایسے ہیں جہاں میلوں میل تک کوئی بڑا قصبہ نہیں۔ وہ جا کر کسی ایسی جگہ بیٹھ جائیں اور حسب ہدایت وہاں (دعوت الی اللہ) بھی کریں اور لوگوں کو تعلیم بھی دیں۔ لوگوں کو قرآن کریم اور حدیث پڑھائیں اور اپنے شاگرد تیار کریں جو آگے اور جگہوں پر پھیل جائیں۔ اس طرح سارے ملک میں وہ زمانہ دوبارہ آجائے گا جو پرانے صوفیاء کے زمانہ میں تھا۔

صوفیاء کرام کے نمونہ کو اختیار کرو

دیکھو ہمت والے لوگوں نے پچھلے زمانہ میں بھی کوئی کمی نہیں کی۔ یہ دیوبند جو ہے یہ ایسے ہی لوگوں کا قائم کیا ہوا ہے۔ مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ نے حضرت سید احمد صاحب بریلویؒ کی ہدایت کے ماتحت یہاں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا تھا۔ اور آج سارا ہندوستان ان کے علم سے منور ہو رہا ہے۔ حالانکہ وہ زمانہ حضرت معین الدین چشتی کے زمانہ سے کئی سو سال بعد کا تھا۔ لیکن پھر بھی روحانی لحاظ سے وہ اس سے کم نہیں تھا جب کہ ان کے زمانہ میں اسلام ہندوستان میں ایک مسافر کی شکل میں تھا۔ اس زمانہ میں بھی وہ ہندوستان میں ایک مسافر کی شکل میں ہی تھا۔ حضرت سید احمد صاحب بریلویؒ نے اپنے شاگردوں کو ملک کے مختلف حصوں میں بھجوایا جن میں سے ایک ندوہ کی طرف بھی آیا۔ پھر ان کے ساتھ اور لوگ مل گئے اور ان سب نے اس ملک میں دین (۔) کی بنیادیں مضبوط کیں۔ اب چاہے ان کی اولاد خراب ہوگئی ہے (اللہ تعالیٰ ہماری اولادوں کو بچائے کہ وہ خراب نہ ہوں) لیکن ان کی اولادوں کی خرابی ان کے اختیار میں نہیں تھی۔ انہوں نے تو جس حد تک ہو سکا دین کی خدمت کی بلکہ جہاں تک صلبی اولاد کا تعلق تھا مولانا محمد قاسم صاحبؒ کی اولاد پھر بھی دوسروں سے بہت بہتر ہے۔

دارالعلوم ندوہ کے دورہ کا ایک واقعہ

میں جب ندوہ دیکھنے گیا تو مولویوں نے ہماری بڑی مخالفت کی۔ مگر مولوی محمد قاسم صاحب نانوتویؒ کے بیٹے یا پوتے جو ان دنوں ندوہ کے منتظم تھے انہوں نے میرا بڑا ادب کیا اور مدرسہ والوں کو حکم دیا کہ جب یہ لوگ آئیں تو ان سے اعزاز کے ساتھ پیش آئیں۔ بعد میں انہوں نے میری دعوت بھی کی لیکن میں پیچش کی وجہ سے اس دعوت میں شریک نہ ہو سکا۔ میرے ساتھ سید سرور شاہ صاحب، حافظ روشن علی صاحب، اور قاضی سید امیر حسین صاحب بھی تھے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ ان کے اندر ابھی مولوی محمد قاسم صاحب نانوتویؒ والی شرافت باقی تھی۔ اگر ان میں شرافت نہ ہوتی تو ہمارے جانے پر جیسے اور مولویوں نے مظاہرے کئے تھے وہ بھی مظاہرہ کرتے لیکن انہوں نے مظاہرہ نہیں کیا اور بڑے ادب سے پیش آئے اور بڑی محبت کے ساتھ انہوں نے ہماری دعوت کی۔ اور استقبال کیا۔ بعد میں انہوں نے مولوی عبیداللہ صاحب سندھی کو ہمارے پاس بھجوایا اور معذرت کی کہ مجھے پتہ لگا ہے کہ بعض مولویوں نے آپ سے گستاخانہ کلام کیا ہے مجھے اس کا بڑا افسوس ہے۔ میں انہیں ہمیشہ کہتا رہتا ہوں کہ ایسا نہ کریں لیکن وہ سمجھتے نہیں۔ اس وقت مولوی عبید اللہ صاحب سندھی جو بڑے متمدن اور مہذب آدمی تھے ان کے مشیر کار تھے اور وہ مولوی صاحب کا بڑا لحاظ کرتے تھے اور انہیں بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور ان کی باتیں مانتے تھے۔ لیکن اصل بات یہی ہے کہ ماننے والے کے اندر جب تک اطاعت کا مادہ نہ ہو چاہے اسے کوئی کتنا بڑا آدمی ہی کیوں نہ مل جائے وہ مفید نہیں ہو سکتا۔ مولوی محمد قاسم صاحبؒ کے بیٹے یا پوتے جن کا میں نے ذکر کیا ہے ان کا نام غالباً محمد یا احمد تھا، مولوی عبیداللہ صاحب سندھی انہیں صحیح مشورہ دیتے رہتے تھے اور ان سے ایسا کام لیتے تھے جس سے اسلامی اخلاق صحیح طور پر ظاہر ہوں۔ چنانچہ اسی کا یہ نتیجہ تھا کہ انہوں نے میرا بڑا ادب کیا اور دعوت کی اور بعد میں مولوی عبیداللہ صاحب سندھی کو میرے پاس بھیج کر معذرت کی کہ بعض مولویوں نے آپ کے ساتھ گستاخانہ کلام کیا ہے جس کا مجھے افسوس ہے آپ اس کی پرواہ نہ کریں۔ تو ہماری جماعت کے لئے اس ملک میں بھی ابھی صوفیاء کے طریق پر کام کرنے کا موقعہ ہے جیسا کہ دیوبند کے قیام کے زمانہ میں ظاہری آبادی تو بہت تھی لیکن روحانی آبادی کم ہوگئی تھی۔ روحانی آبادی کی کمی کی وجہ سے مولوی محمد قاسم صاحب نانوتویؒ نے دیکھ لیا کہ یہاں اب روحانی نسل جاری کرنی چاہئے تا کہ یہ علاقہ اسلام اور روحانیت کے نور سے منور ہو جائے۔ چنانچہ انہوں نے بڑا کام کیا۔ جیسے ان کے پیر حضرت سید احمد صاحب بریلوی نے بڑا کام کیا تھا۔ اور جیسے ان کے ساتھی حضرت اسمٰعیل صاحب شہید کے بزرگ اعلیٰ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے بڑا کام کیا تھا۔ یہ سارے کے سارے لوگ اپنے زمانہ کے لئے اسوہ حسنہ ہیں۔ درحقیقت ہر زمانہ کا فرستادہ اور خدا تعالیٰ کا مقرب بندہ اپنے زمانہ کے لئے اسوہ حسنہ ہوتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے زمانہ کے لئے اسوہ حسنہ تھے (باقی انبیاء اپنے اپنے زمانہ کے لئے اسوۂ حسنہ تھے) سید احمد صاحبؒ سرہندی اپنے زمانہ کے لئے اسوۂ حسنہ تھے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلویؒ اپنے زمانہ کے لئے اسوۂ حسنہ تھے اور حضرت سید احمد صاحب بریلویؒ اپنے زمانہ کے لئے اسوۂ حسنہ تھے۔ پھر دیوبند کے جو بزرگ تھے وہ اپنے زمانہ کے لئے اسوۂ حسنہ تھے۔ اپنے پیچھے ایک نیک ذکر دنیا میں چھوڑا ہے۔ ہمیں اس کی قدر کرنی چاہئے۔ اسے یاد رکھنا چاہئے اور اس کی نقل کرنی چاہئے۔

نوجوان قربانی کے لئے آتے جائیں

سو آج بھی زمانہ ہے کہ ہمارے نوجوان جن میں اس قربانی کا مادہ ہو کہ وہ اپنے گھر بار سے علیحدہ رہ سکیں۔ بے وطنی میں ایک نیا وطن بنائیں اور پھر آہستہ آہستہ اس کے ذریعہ سے تمام علاقہ میں نور (دین حق) اور نور ایمان پھیلائیں۔ اپنے آپ کو اس غرض کے لئے وقف کریں۔ میرے نزدیک یہ کام بالکل ناممکن نہیں بلکہ ایک سکیم میرے ذہن میں آ رہی ہے۔ اگر ایسے نوجوان تیار ہوں جو اپنی زندگیاں تحریک جدید کو نہیں بلکہ میرے سامنے وقف کریں اور میری ہدایت کے ماتحت کام کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ خدمت (دین) کا ایک بہت بڑا موقعہ اس زمانہ میں ہے جیسا کہ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتویؒ کے زمانہ میں تھا۔ یا جیسا کہ حضرت سید احمد صاحب بریلویؒ اور دوسرے صوفیاء یا اولیا کے زمانہ میں تھا۔ (الفضل یکم اگست 1957ء)

کفنچان نائیجیریا میں تربیتی کلاس

حبیب احمد۔ مربی سلسلہ نائیجیریا

داعیان اور نومبائعین کی اس دس روزہ کلاس (منعقدہ 17 راگست تا 29 راگست 2002ء) میں کل 18 داعیان الی اللہ اور ائمہ بیوت شامل ہوئے۔ تعلیم اور عمر کے لحاظ سے کلاس کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا اور یوں دس طلباء جونیئر کلاس میں اور آٹھ طلباء سینئر کلاس میں شامل ہوئے۔

جونیئر کلاس کے نصاب میں قاعدہ یسرنا القرآن' قرآن مجید ناظرہ' نماز سادہ و باترجمہ اور تاریخ دین و احمدیت شامل تھے۔ جبکہ سینئر کلاس کا نصاب منتخب آیات باترجمہ' صحت تلفظ کے ساتھ تلاوت' تاریخ دین' تاریخ احمدیت' صداقت حضرت مسیح موعود کے متعلق دلائل نیز ظہور امام الزمان سے متعلق بعض پیشگوئیاں' جماعت کے مالی نظام اور تنظیموں کا تعارف وغیرہ پر مشتمل تھا۔ نماز عشاء کے بعد مختلف مضامین پر آڈیو کیسٹ سنائی گئیں اور سوال و جواب کا موقع دیا گیا۔

اس کلاس کے لئے خاکسار' معلم مصباح الدین Akintola اور الحاج Abdulla Abba نے اساتذہ کے فرائض انجام دیئے۔ کلاس میں درس و تدریس کا سلسلہ دو زبانوں انگریزی اور مقامی زبان ہاؤسا میں جاری رہا۔ رہائش اور کلاس کا انتظام احمدیہ بیت الذکر Kafanchan میں کیا گیا تھا۔

دوران کلاس ایک معزز احمدی الحاج ابراہیم NoK جو اپنے علاقہ کے چیف اور ڈسٹرکٹ ہیڈ ہیں نے بھی خطاب کیا اور اس کلاس کی افادیت پر زور دیا۔ اختتامی پروگرام میں مکرم عبدالخالق نیر مشنری انچارج کے ساتھ مولوی محمد امین مربی سلسلہ Minna اور معلم عبدالغنی Obey نے شرکت کی۔ پروگرام کے اختتام پر مکرم عبدالخالق نیر صاحب نے پوزیشن لینے والے طلباء میں انعامات اور سندات تقسیم کیں اور خطاب کیا۔ اس موقعہ پر مجلس سوال و جواب بھی ہوئی جس میں ایک غیر از جماعت دوست نے امام الزمان کی آمد سے متعلق بعض امور دریافت کئے جس کے بعد دعا کے ساتھ یہ بابرکت کلاس اپنے اختتام کو پہنچی۔

(الفضل انٹرنیشنل یکم نومبر 2002ء)

اگر ایک لاکھ چندہ دینے والے مل جائیں تو اس سے ایک ہزار معلم رکھا جا سکتا ہے

وقف جدید کی بابرکت تحریک اور اس کی تفصیلات

پشاور سے لے کر کراچی تک معلمین کا جال پھیلا دیا جائے اور پندرہ پندرہ میل پر ہمارا معلم موجود ہو

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الثانی کا جلسہ سالانہ کے موقع پر خطاب 27 دسمبر 1957ء بمقام ربوہ کا ایک حصہ

جلسہ سالانہ 1957ء کی تقریر کے دوران حضرت خلیفة المسیح الثانی نے فرمایا کہ

''اب میں ایک نئی قسم کے وقف کی تحریک کرتا ہوں- میں نے اس سے پہلے ایک خطبہ جمعہ (9 جولائی 57ء) میں بھی اس کا ذکر کیا تھا اور اس وقت بہت سے لوگوں نے بغیر تفصیلات سنے اپنے آپ کو پیش کر دیا تھا میں نے ان کو کہہ دیا تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی اور میں نے جلسہ سالانہ کے موقع پر تقریر میں اس نئے وقف کی تفصیلات بیان کر دیں- تو ان تفصیلات کو سن کر اگر تم میں ہمت پیدا ہوئی تو پھر تم اپنے آپ کو پیش کر دینا-

میری اس وقف سے غرض یہ ہے کہ پشاور سے لے کر کراچی تک ہمارے معلمین کا جال پھیلا دیا جائے- اور تمام جگہوں پر تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر یعنی دس دس پندرہ پندرہ میل پر ہمارا معلم موجود ہو- اور اس نے مدرسہ جاری کیا ہوا ہو- یا دکان کھولی ہوئی ہو اور وہ سارا سال اس علاقہ کے لوگوں میں رہ کر کام کرتا رہے- اور گو یہ سکیم بہت وسیع ہے مگر میں نے خرچ کو مدنظر رکھتے ہوئے شروع میں صرف دس واقفین لینے کا فیصلہ کیا ہے- **ممکن ہے بعض واقفین افریقہ سے لئے جائیں- یا اور غیر ملکوں سے بھی لئے جائیں**- مگر بہر حال ابتداء دس واقفین سے کی جائے گی- اور پھر بڑھاتے بڑھاتے ان کی تعداد ہزاروں تک پہنچانے کی کوشش کی جائے گی-

اس سکیم کی تفصیل یہ ہے کہ ہم اس سکیم کے واقف زندگی کو چالیس سے ساٹھ روپیہ تک ماہوار الاؤنس دیں گے- جس کے معنے یہ ہیں- کہ انتہائی الاؤنس کو مدنظر رکھتے ہوئے بھی اس سکیم کا خرچ دس معلمین پر صرف 7200 روپے سالانہ ہوا کرے گا- مگر کچھ امداد ہم زمینداروں سے بھی لیں گے- اور وہ اس طرح کہ جہاں جماعتیں زیادہ ہوں گی وہاں ہم کوشش کریں گے کہ وہ 8-10 ایکڑ زمین اس سکیم کے لئے وقف کر دیں- اس مقام پر ہم اپنے نئے واقف زندگی کو ٹھہرائیں گے- جو اس زمین میں باغ لگائے گا اور اس باغ میں اپنا مکان بنائے گا- اس مکان کے بنانے میں وہ اس علاقہ کے احمدیوں سے کوئی مدد نہیں لے گا- ہاں مزدوری وغیرہ کی مدد لے گا- یا پرانے درخت تحفہ کے طور پر قبول کرے گا جن سے چھتیں اور دروازے بن سکیں- پھر بعض واقفین کو اگر ممکن ہو سکا تو ہم کمپونڈری بھی سکھا دیں گے اور کچھ رقم دواؤں کے لئے بھی دیدیں گے اور ان سے جو آمد ہوگی وہ ہم انہی پر خرچ کریں گے- ان سے خود کچھ نہیں لیں گے-

اسی طرح ہم بعض واقفین زندگی کو کہیں گے کہ وہاں سکول کھول دیں جو ابتداء میں چاہے پرائمری تک ہی ہوں اور ان میں مدرسہ احمدیہ کا نصاب جو اردو میں ہوگا پڑھانا شروع کر دیں تا کہ اس علاقہ میں دو تین سال کے اندر اندر مزید معلمین پیدا ہو جائیں- اگر ان سکولوں میں علاقہ کے مناسب حال کوئی فیس بھی لگا دی جائے تو وہ ہم نہیں لیں گے- بلکہ وہ فیس بڑے اور چھوٹے استادوں میں تقسیم کر دی جائے گی- ہاں ہمارا دیا ہوا عطیہ اس میں ملا لیا جائے گا- تا کہ تمام استادوں کو معقول رقم مل جائے- ہمارا یہ بھی ارادہ ہے کہ بعض واقفین کو اس علاقہ میں جن میں اس کا تقرر کیا جائے- روزمرہ کی ضرورت کی چیزوں کی دکانیں کھلوا دیں- اور جہاں دس دس میل تک کوئی حکیم اور طبیب نہ ہو وہاں عطاری کی دکان کھلوا دیں- جس میں عرق بادیاں- عرق گاؤزبان اور خشک دوائیں جیسے بنفشہ، لسوڑیاں اور کالی مرچ وغیرہ رکھوائی جائیں- ان دکانوں کو چلانے کے لئے روپیہ ہم اس سکیم سے دیں گے-

اس سکیم کو چلانے کے لئے ان دوستوں سے جو تعاون کے لئے تیار ہوں چھ روپیہ سالانہ چندہ لیا جائے گا- جسے پھیلا کر یعنی آٹھ آنہ ماہوار کے حساب سے بھی دیا جا سکتا ہے- اس طرح صرف دس ہزار آدمی مل کر اس سکیم کو پانچ چھ گنا تک وسیع کر سکتے ہیں- اور پھر اس سکیم کو اور بھی پھیلایا جا سکتا ہے اگر خدا چاہے اور **ہمیں ایک لاکھ آدمی اس سکیم میں چندہ دینے والا مل جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ قریباً ایک ہزار معلم رکھا جا سکتا ہے**- اور جو ابتدائی سکیم میں نے بتائی ہے اس سے سو گنا کام کیا جا سکتا ہے-

پس میں جماعت کے دوستوں سے کہتا ہوں کہ وہ جتنی قربانی کر سکیں اس سلسلہ میں کریں- اور اپنے نام اس سکیم کے لئے پیش کریں- اگر ہمیں ہزاروں معلم مل جائیں تو پشاور سے کراچی تک کے علاقہ کو ہم دینی تعلیم کے لحاظ سے سنبھال سکتے ہیں- اور ہر سال دس دس بیس بیس ہزار اشخاص کی تعلیم و تربیت ہم کر سکیں گے بہر حال دوست اس سکیم کو نوٹ کر لیں- اس کے لئے اپنے نام پیش کریں اور اس سلسلے میں اگر کوئی مفید بات ان کے ذہن میں آئے تو اس سے بھی اطلاع دیں-

میں نے مختصراً اس سکیم کو بیان کر دیا ہے- کہ ہم ایسے واقفین کو 40 سے 60 روپیہ ماہوار تک دیں گے- اگر ہو سکا تو کمپونڈری کی تعلیم دلائیں- علاقہ کے زمینداروں کو تحریک کریں گے کہ وہ آٹھ دس ایکڑ زمین اس سکیم کے لئے وقف کر دیں- اس زمین میں ہم باغ لگوا دیں گے- بعض علاقوں میں بڑے بڑے زمیندار احمدی ہیں- ان کے لئے اس قدر زمین وقف کرنا کوئی مشکل امر نہیں پھر واقف زندگی اس زمین سے اس قدر پیداوار کر سکتا ہے جو اسے کفایت کر سکے اب تو ایسے طریق نکل آئے ہیں جن پر عمل کر کے تھوڑی زمین سے بھی زیادہ پیداوار حاصل کی جا سکتی ہے- امریکہ میں ایک ایک ایکڑ سے اتنی پیداوار لی جاتی ہے- کہ ہمارے ملک میں اتنی پیداوار بیس ایکڑ زمین سے بھی حاصل نہیں ہوتی- مثلاً امریکہ سے مجھے مکی کا ایک نمونہ آیا تھا- اس مکی کے متعلق فرم والوں نے لکھا تھا کہ اس سے فی ایکڑ سال میں ہم پچاس سے سو من

تک پیداوار حاصل کرتے ہیں لیکن ہم ایک ایکڑ سے صرف بیس پچیس من پیدا کرتے ہیں۔ اگر اتنی پیداوار ہمارے ملک میں بھی ہونے لگ جائے تو یہ 8 ایکڑ زمین 32 ایکڑ کے برابر ہو جائے گی۔ پھر اگر ہم اس میں گندم بوئیں تو اور زیادہ آمد ہوگی۔ اگر گنا بوئیں تو آمد اور بھی بڑھ جائے گی۔ پشاور کی طرف گنا عام بویا جاتا ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں تھوڑی زمین سے بھی بڑی آمد پیدا کی جاتی ہے۔ اور معمولی معمولی زمیندار بھی بڑے دولت مند ہوتے ہیں۔ وہاں زمین کی بڑی قدر ہے۔

مجھے یاد ہے ایک دفعہ اس علاقہ کی ایک لڑکی جو بڑی مخلص احمدی ہے میرے پاس آئی۔ اس کے باپ نے جو بڑا زمیندار تھا اپنی زمین سے لڑکوں کے ساتھ اپنی اس لڑکی کو بھی حصہ دیدیا تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ میرے باپ نے مجھے 275 جریب زمین دے دی ہے جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ اسے 137 ایکڑ زمین مل گئی تھی۔ پس اگر زمینیں رکھنے والے دوست آٹھ آٹھ دس دس ایکڑ زمین اس سکیم کے لئے وقف کریں۔ تو ہمارا واقف زندگی بڑی عمدگی سے گزارا کر سکتا ہے۔

چک منگلہ اور چنڈ بھروانہ کی طرف جو احمدی ہوئے ہیں ان میں سے بالعموم جو احمدی یہاں آتا ہے وہ کہتا ہے میری زمین 8 مربعے ہے۔ دوسرا کہتا ہے میری زمین سولہ مربع ہے تیسرا کہتا ہے میری زمین 40 مربعے ہے 8 مربعوں سے کم تو مجھے کسی نے بھی زمین نہیں بتائی۔ اور جس احمدی کے پاس 8 مربعے زمین ہو۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ وہ دوسوا ایکڑ کا مالک ہے اور جس کے پاس 40 مربع زمین ہے اس کے پاس ایک ہزار ایکڑ زمین ہے اور اس قدر زمین سے 8 ایکڑ اس سکیم کے لئے وقف کر دینا کونسی مشکل بات ہے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 16 فروری 58ء)

تبصرہ کتب

نجم الھدیٰ

سوانح حضرت مولانا شیر علی صاحب

نام کتاب : نجم الھدیٰ
مرتبہ : رقیہ بیگم بقاپوری
تعداد صفحات : 428
قیمت : 50 روپے

حضرت مسیح موعود کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کاموں کو چلانے کے لئے جو جلیل القدر، صاحب علم اور جانثار رفقاء نصیب ہوئے ان میں حضرت مولانا شیر علی صاحب بھی شامل تھے۔

حضرت مولانا شیر علی صاحب 24 نومبر 1875ء کو ادرحمہ ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ اعزازی طور پر بی۔ اے پاس کیا اور 1897ء میں قادیان حاضر ہو کر حضرت مسیح موعود کی بیعت سے شرف یاب ہوئے۔ اور پھر قادیان میں خدمت دین کا آغاز فرمایا۔ آپ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے اور پھر ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز مقرر ہوئے۔ آپ اعلیٰ پایہ کے انگریزی دان تھے۔ آپ کو ترجمہ قرآن کریم کی سعادت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ہدایت کے مطابق حاصل ہوئی۔ حضور جب قادیان سے باہر تشریف لے جاتے تو کئی بار حضرت مولوی صاحب کو امیر مقامی مقرر فرماتے۔ سادہ طبیعت، فرشتہ سیرت اور دیرینہ خادم سلسلہ حضرت مولانا شیر علی صاحب 13 نومبر 1947ء کو لاہور میں انتقال کر گئے۔ قیام ربوہ کے بعد بہشتی مقبرہ میں آپ قطعہ رفقاء میں مدفون ہوئے۔

زیر تبصرہ کتاب نجم الھدیٰ کو آپ کی نواسی مکرمہ رقیہ بیگم صاحبہ بقاپوری نے مرتب کیا ہے۔ اس کتاب میں حضرت مولوی صاحب کے حالات زندگی، آپ کی دینی خدمات، جماعت سے فدائیت اور آپ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ حضرت مولوی صاحب کے بارہ میں ائمہ جماعت کے خراج تحسین، حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی تحریر اور دوسرے بزرگان اور احباب کے مضامین کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

حضرت مولوی صاحب کو چونکہ حضرت مسیح موعود کی قربت سے فیضیاب ہونے کا موقع ملا تھا اس لئے آپ کی متعدد روایات کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے اپنی کتاب سیرۃ المہدی میں نقل کیا ہے۔ ان تمام روایات کو بھی کتاب میں درج کر دیا گیا ہے۔

حضرت مولانا شیر علی صاحب آسمان احمدیت کے ایک درخشندہ ستارے تھے۔ جن کی سیرت احباب جماعت کے لئے مشعل راہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 20 دسمبر 1993ء کو جلسہ ماریشس کے اختتامی خطاب میں حضرت مولوی شیر علی صاحب کے بارہ میں فرمایا:-

''بہت سادہ مزاج بے حد بزرگ صورت و سیرت اور قرآن کریم کا ایسا علم۔ انگریزی پر ایسا عبور تھا، اپنی سادگی کے باوجود کہ کوئی انسان تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ اس سادہ لوح انسان کو زبان انگریزی کا اتنا گہرا علم ہے۔ اتنے قابل طالب علم تھے کہ لاہور میں BA پاس کیا ہے تو حکومت کی طرف سے ان کو ڈپٹی کمشنر بنانے کی پیش کش کی گئی لیکن ڈپٹی کمشنری کو اپنے پاؤں کی ٹھوکر سے ایک طرف کر دیا اور قادیان وقف کر کے حاضر ہو گئے .... اللہ تعالیٰ کی محبت میں تراشے ہوئے موتی تھے۔ جو مسیح موعود کے فیض سے بہت خوبصورت بن کے چمکے۔ ان کے تمام باطنی حسن مسیح موعود کے نور سے روشنی پاتے ہوئے ایسے بھڑک اٹھے تھے کہ ایک ایک وجود مجسم نور بن چکا تھا''۔

اللہ تعالیٰ آپ کی سیرت کے فیض کو سلسلہ احمدیہ میں جاری رکھے اور آپ کا وجود روشن ستاروں کی طرح دمکتا رہے۔

(ایم ۔ ایم ۔ طاہر)

دنیا میں ہر تیسرا شخص ٹی بی کا شکار ہے

آج سے 30 سال پہلے یہ دعویٰ کیا جا رہا تھا کہ ٹی بی دنیا سے مکمل طور پر ختم ہو چکی ہے۔ میڈیکل سائنس نے اس بیماری کے جراثیم کو مکمل طور پر نہ سہی اس حد تک ضرور ختم کر دیا ہے کہ اس موذی مرض سے بڑے پیمانے پر انسانی ہلاکتوں کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔ لیکن آج دنیا بھر میں ٹی بی کا مرض جس تیزی سے پھیل رہا ہے وہ ایک بار پھر عالمی صحت کے اداروں، سائنس دانوں اور ڈاکٹروں کے لئے ایک چیلنج ہے۔

جن ملکوں میں ٹی بی کے پھیلنے کی شرح زیادہ ہے ان میں پاکستان بھی شامل ہے۔ یہاں غیر صحت مندانہ حالات، طبی سہولتوں کا فقدان، غربت، جہالت جیسے عناصر اس کے پھیلاؤ میں مرکزی کردار ادا کر رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس وقت پاکستان میں ٹی بی کے مریضوں کی تعداد نہ صرف 20 لاکھ سے تجاوز کر چکی ہے بلکہ اس میں ہر برس اڑھائی سے تین لاکھ مریضوں کا اضافہ بھی ہو رہا ہے۔

ٹی بی ایک متعدی اور موذی بیماری ہے جو ایک خاص قسم کے بیکٹیریا کے انفیکشن سے پیدا ہوتی ہے۔ جسم کے اندر داخل ہونے کے بعد یہ جراثیم پھیپھڑوں کی اندرونی تہوں میں گھس جاتے ہیں جہاں انہیں آکسیجن ملتی رہتی ہے اور یہ تیزی سے اپنی تعداد بڑھاتے اور انفیکشن زدہ کرتے ہیں۔

پاکستان میں ہر سال تقریباً 50 ہزار افراد ٹی بی کے مرض سے انتقال کر جاتے ہیں۔ اگر علاج کا سلسلہ تیزی سے شروع نہ کیا گیا تو عالمی ادارہ صحت کے مطابق 2020ء میں اس موذی مرض سے دنیا میں تقریباً سات کروڑ افراد ہلاک ہو جائیں گے۔ ایک اندازے کے مطابق اس وقت پاکستان میں ہر لاکھ افراد میں سے 181 ٹی بی کا شکار ہیں۔ اس لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ پاکستان کی عوام میں اس بیماری سے بچاؤ کا شعور بیدار کیا جائے اور انسانی جسم کی قوت مدافعت کو بڑھانے کے انتظامات کئے جائیں۔

بلندیوں کا سفر

جنگی جہاز کے چھوٹے چھوٹے کیبن اور اوپر نیچے لگے ہوئے بستر یا بنک (BUNK) (جن کی چوڑائی مشکل سے دو فٹ کی ہوگی) پر یک دم اٹھ کر بیٹھنا خاصا مشکل کام تھا۔ کیونکہ جہاں کروٹ بدلنے کیلئے بمشکل جگہ مل سکتی ہے وہاں بیٹھنے کا تصور بھی محال ہو سکتا ہے صحن میں چڑیا گھر میں بندروں کو پھرتی سے جھولوں پر چڑھتے اترتے دیکھتے تو معصوم ذہن میں یہ خیال پیدا ہوتا کہ یہ بندر اتنی پھرتی سے کیسے اترتے چڑھتے ہیں اور ہم اس طرح اوپر نیچے کیوں نہیں چڑھ اتر سکتے۔ پھر ٹارزن کی کہانیاں پڑھیں تو پتہ چلا صرف ٹارزن صاحب ہی درختوں پر سفر کر سکتے ہیں ہم نہیں۔ مگر اب جہاز پر آکر پتہ چلا کہ کیا ہم کسی سے کم ہیں؟ چوتھی منزل پر واقع بنک (چوتھی منزل سے مراد بستروں کے اوپر نیچے کا کالم ہے) سے ایکشن اسٹیشن کے وقت پھرتی سے اترتے اور اکثر ڈیوٹی سے واپسی کے بعد بلندیوں کا یہ سفر اتنی ہی تیزی سے طے ہوتا تھا۔ سر پہلے اندر داخل ہوتا تھا اور پھر باقی دھڑ کچھ دیر کے بعد جمناسٹک کے کمالات اور ڈارون کے خوخیاتے آباؤ اجداد کی نقل و حرکت کے طریقے ہمارے سروں کو قربت غیر کی مہک سے معطر تکیوں پر دراز کر دیتے۔ (یہ الگ بات ہے کہ ہم ڈارون سے نظریاتی اور اس کے آباؤ اجداد سے حرکاتی اختلاف رکھتے ہیں) مر

(لیفٹیننٹ ارشد محمود کی کتاب ''آنکھ بچ گئے جناب'' سے انتخاب)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں-

ولادت

☆ مکرمہ ارم نسیم صاحبہ اہلیہ مکرم نسیم احمد صاحب آف لندن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلے بیٹے سے نوازا ہے- نومولود کا نام ہشام احمد تجویز ہوا ہے- بچہ مکرم ماسٹر محمد بشیر خان صاحب دارالیمن غربی کا نواسہ اور مکرم محمد صدیق صاحب آف ڈیفنس لاہور کا پوتا ہے- اللہ تعالیٰ بچے کو صحت و سلامتی والی لمبی عطا فرمائے اور اسے خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے-

درخواست دعا

☆ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید لکھتے ہیں-

میرے ایک عزیز مکرم غیور احمد خان صاحب مظفر گڑھ میں ایک پریشانی میں مبتلا ہیں- احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد از جلد جملہ پریشانیوں سے نجات عطا فرمائے-

☆ مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب ناظم مجلس انصار اللہ ضلع راولپنڈی کو دل کا شدید حملہ ہوا ہے چار روز ہولی فیملی ہسپتال کے CCU وارڈ میں داخل رہے ہیں اور اب پرائیویٹ کمرہ میں منتقل ہو گئے ہیں طبیعت کافی بہتر ہے- ان کی کامل شفایابی کے لئے اور فعال لمبی زندگی کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے-

☆ مکرم محمد یوسف صاحب بقاپوری زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ اسلام آباد لکھتے ہیں-

خاکسار کے چچی جان اہلیہ مکرم ڈاکٹر محمد اسحاق صاحب بقاپوری ماڈل ٹاؤن لاہور کا غسلخانہ میں گرنے کی وجہ سے فریکچر ہو گیا ہے- احباب جماعت دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفائے کامل عطا کرے-

سرجیکل رجسٹرار کی ضرورت

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں سرجیکل رجسٹرار کی آسامی خالی ہے جو ڈاکٹر صاحبان خدمت کا جذبہ رکھتے ہوں وہ اپنی درخواستیں صدر صاحب محلہ /امیر صاحب جماعت کی سفارش سے دفتر ایڈمنسٹریٹر ارسال کریں- سرجری میں ہاؤس جاب اور تجربہ رکھنے والوں کو ترجیح دی جائے گی-

ان کو گریڈ 4565-310-8285 کی ابتدائی تنخواہ ماہوار- N.P.A مبلغ -/500 روپے ماہوار اور گرانی الاؤنس مبلغ -/1000 روپے ماہوار ملے گا-

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درخواست دعا

☆ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن لکھتے ہیں کہ فلاڈلفیا امریکہ میں میری نواسی مکرمہ امۃ المصور بھٹی بنت مکرم مودود احمد بھٹی صاحب بہت زیادہ بیمار ہے- اللہ تعالیٰ اس کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے-

☆ مکرم حیدر علی ظفر صاحب مربی انچارج جرمنی حال میر پور خاص سندھ لکھتے ہیں- مکرم عمر علی صاحب طاہر مربی سلسلہ رحیم یار خان کی بائیں ٹانگ میں ایکسیڈنٹ کی وجہ سے فریکچر ہو گیا تھا اور اب وہ بغرض علاج میر پور خاص میں مقیم ہیں- دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپریشن کی تمام تکالیف کو دور فرمادے- آمین

ولادت

☆ مکرم رانا سلطان احمد صاحب ڈرائیور خدام الاحمدیہ پاکستان لکھتے ہیں خاکسار کے بھتیجے مکرم فاروق اعظم صاحب آف جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 11 دسمبر 2002 بروز بدھ پہلے بیٹے سے نوازا ہے- حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ''شعور احمد'' نام عطا فرمایا ہے- نومولود تحریک وقف نو میں شامل ہے- نومولود مکرم رانا محمد اعظم صاحب باب الابواب ربوہ سابق کارکن دفتر وقف جدید کا پہلا پوتا ہے- اور مکرم رانا ظفر احمد صاحب باب الابواب ربوہ کا نواسہ ہے- احباب جماعت سے بچے کے نیک خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے اور صحت و سلامتی و تندرستی والی لمبی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے-

پتہ مطلوب ہے

☆ مکرم محمد اشرف رضا صاحب ولد سردار محمد صاحب آف چک نمبر 277 ر گ- ب ضلع فیصل آباد کا 1994ء سے دفتر وصیت کے ساتھ کوئی رابطہ نہیں- اس وقت وہ یمن میں مقیم تھے- اگر وہ یہ اعلان خود پڑھیں یا ان کے بارہ میں کسی دوست کو علم ہو تو ان کی وصیت نمبر 20493 کے سلسلہ میں ان کے موجودہ پتہ سے دفتر وصیت کو مطلع کریں-

(سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ)

بازفتہ بیگ

☆ ایک عدد شولڈر بیگ جس میں استعمال شدہ کپڑے ہیں رکشہ سے گرا ہوا ملا ہے جن صاحب کا ہو دفتر صدر عمومی سے حاصل کر لیں-

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ- ربوہ)

معلمین کلاس وقف جدید کے زیر انتظام جلسہ سیرۃ النبیؐ کا انعقاد

مورخہ 12 دسمبر 2002ء بروز جمعرات بعد عصر 4 بجے اقامۃ الظفر دارالصدر شمالی میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد معلمین کلاس وقف جدید کے زیر انتظام ہوا جس کی صدارت حضرت مرزا عبدالحق صاحب صدر مجلس افتاء و امیر ضلع سرگودھا نے فرمائی- سٹیج پر آپ کی معاونت مکرم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب ناظم وقف جدید نے کی- جلسہ گاہ کے لئے ایک خوبصورت سٹیج و پنڈال بنایا گیا تھا-

تلاوت و نظم کے بعد معلمین کلاس کے طلبہ نے محنت سے تیار کی گئیں تقاریر حاضرین کے سامنے کیں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا گیا- سب سے پہلے مکرم ہمایوں طاہر احمد صاحب نے کتب مقدسہ میں آنحضرتؐ کے متعلق بشارات کے موضوع پر تقریر کی- طارق احمد طاہر صاحب کی تقریر کا موضوع آنحضرتؐ بحیثیت انسانی حقوق کے علمبردار تھا- مکرم رضوان احمد ناز صاحب نے آنحضرتؐ کا ازواج مطہرات سے حسن سلوک پر اپنے خیالات کا اظہار کیا- آنحضرتؐ بحیثیت داعی الی اللہ پر لقمان احمد شاد صاحب نے تقریر کی- مکرم رشید احمد تنویر صاحب نے جنگوں میں آپؐ کے اخلاق حسنہ کے ظہور پر روشنی ڈالی- تقاریر کے دوران نظمیں بھی پیش کی گئیں-

اس کے بعد نگر پارکر ضلع مٹھی سے تعلق رکھنے والے دو معلم طلباء سردار احمد طاہر صاحب اور سردار احمد بشیر صاحب نے اپنا تعارف کروایا کہ کس طرح وقف جدید کی برکت سے اس دور افتادہ اور پسماندہ علاقے میں ان کے خاندان کو احمدیت کے نور سے منور ہونے کا موقع ملا اور اب وہ دین کی خدمت کے لئے وقف کر کے تعلیم حاصل کرنے آئے ہیں- ان طلباء نے حضرت مسیح موعود کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بیان فرمودہ جلیل القدر تحریرات پڑھ کر سنائیں- آخر پر مہمان خصوصی حضرت مرزا عبدالحق صاحب نے سیرۃ النبیؐ کے حوالہ سے مختصر اختتامی خطاب فرمایا کہ آنحضرتؐ انسان کامل اور عالی مرتبہ کے نبی تھے جن پر قرآن کریم جیسی عظیم کتاب نازل ہوئی جس کے ذریعہ سے دنیا کی ہدایت کے سامان ہوئے- اختتامی دعا سے قبل مکرم مبشر احمد خالد صاحب پرنسپل مدرسۃ الظفر نے جملہ معزز مہمانوں کی آمد اور معلمین کی حوصلہ افزائی پر شکریہ ادا کیا- نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد جملہ شرکاء جلسہ کو عشائیہ پیش کیا گیا- جلسہ میں ربوہ بھر سے 250 سے زائد اہل علم اور معززین نے شرکت کی- معلمین کلاس کی انتظامیہ و طلباء نے حسن انتظام کے ساتھ اس کامیاب اور بابرکت جلسہ کا انعقاد کیا-

پتہ مطلوب ہے

☆ مکرمہ امۃ المتین صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب وصیت نمبر 27608 ساکن 30/21 دارالنصر وسطی ربوہ نے مورخہ 30 مارچ 1991ء کو رام گڑھ شیخوپورہ سے وصیت کی تھی- مکرمہ موصیہ صاحبہ نے تین سال سے دفتر وصیت سے رابطہ نہیں کیا- اب وہ رہائش تبدیل کر چکی ہیں- دفتر سے عدم رابطہ کی وجہ سے ان کی وصیت محل نظر ہے-

اگر کسی عزیز رشتہ دار کو ان کے بارہ میں معلوم ہو تو براہ کرم ان کے ایڈریس سے دفتر ہذا کو فوری مطلع کریں- (سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ)

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

منگل	17-دسمبر	زوال آفتاب :	12-04
منگل	17-دسمبر	غروب آفتاب :	5-09
بدھ	18-دسمبر	طلوع فجر :	5-33
بدھ	18-دسمبر	طلوع آفتاب :	7-00

زرعی قرضوں کی شرح سود میں کمی- وزیراعلیٰ پنجاب نے صوبے میں زراعت کو ترقی دینے اور زرعی پیداوار بڑھانے کے ''بڑھاؤ کھیت دی پیداوار'' کے منصوبے کسانوں کے لئے کھاد' بیج اور زرعی آلات کی خریداری کے لئے زرعی قرضوں کی شرح سود میں چار فیصد تک کمی کا اعلان کیا ہے- جس کے تحت پنجاب بنک یکم جنوری 2003ء سے پنجاب کے کاشت کاروں اور زمینداروں کو کھاد بیج اور زرعی ادویات کے لئے 13 فیصد کی بجائے 9 فیصد شرح سود پر قرضے دے گا-

واجپائی کی باتیں سمجھ سے بالا ہیں- وزیراعظم میر ظفر اللہ خان جمالی نے کہا ہے کہ پاکستان کی خارجہ پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہم بھارت کے ساتھ کشمیر سمیت تمام معاملات پر بات چیت کے لئے تیار ہیں وہ اسلام آباد میں صنعتی نمائش کے معائنے کے موقع پر اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے- انہوں نے کہا کہ واجپائی کی باتیں سمجھ سے بالا ہیں- ان کا رویہ تبدیل ہوا تو بات کریں گے توقع تھی کہ پاکستان میں سول حکومت قائم ہونے کے بعد بھارتی رویہ میں لچک آئے گی-

پٹرول مصنوعات میں اضافہ عالمی منڈی میں تیل کی قیمتوں میں مسلسل کمی کے باوجود حکومت کی قائم کردہ آئل ایڈوائزری کمیٹی نے پٹرول اور مٹی کے تیل سمیت دیگر آئل پراڈکٹس کی قیمتوں میں اضافہ کر دیا گیا ہے- نئی قیمتوں کے مطابق پٹرول 31-02 روپے' ہائی آکٹین 35.02 روپے' مٹی کا تیل 19.26 اور لائٹ ڈیزل 16.24 روپے فی لیٹر ہے-

پیپلز پارٹی نے توہین کی ہے- وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی نے حکومت میں شامل نہ ہو کر عوام کے مینڈیٹ کی توہین کی ہے- کیونکہ 76 لاکھ ووٹروں نے اسے حکومت سازی کے لئے ووٹ دیئے تھے- اے پی پی کو انٹرویو دیتے ہوئے سید فیصل صالح حیات نے کہا کہ ہمارا پارٹی سے یہی اختلاف ہے کہ اگر نواز لیگ کے ساتھ اتحاد ہو سکتا ہے تو پھر ق لیگ کے ساتھ کیوں نہیں-

بلائنڈ ورلڈکپ میں پاکستان کی جیت چنائی بھارت میں ہونے والے دوسرے بلائنڈز کرکٹ ورلڈ کپ میں ساؤتھ افریقہ کو ہرا کر پاکستانی بلائنڈز کرکٹ ٹیم نے ورلڈ کپ جیت لیا-

جونیئر سکوائش شپ میں پاکستان کی جیت

پاکستان نے چنائی میں ہونے والی جونیئر سکواش چیمپئن شپ میں بھی 20 سال کے بعد فتح حاصل کی ہے-

بھارتی صوبہ گجرات میں انتخابات بھارتی جنتا پارٹی نے ریاست گجرات کے انتخابات میں دو تہائی اکثریت سے کامیابی حاصل کر لی- انتہا پسند ہندو جماعت کی کامیابی کے اعلان کے ساتھ ریاست میں ایک بار پھر ہندو مسلم فسادات شروع ہو گئے ہیں- کئی علاقوں میں کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے- انتہا پسند ہندوؤں کی کامیابی پر خوفزدہ مسلمان گھر بار چھوڑ کر محفوظ مقامات پر منتقل ہونا شروع ہو گئے ہیں- بی جے پی نے ریاستی اسمبلی کی 182 سے میں 126- کانگرس نے 51 جبکہ آزاد امیدواروں نے 4 نشستیں حاصل کیں-

جنوبی عراق پر حملے امریکی اور برطانوی طیاروں نے جنوبی عراق پر حملے کئے- امریکی عہدیداروں نے بتایا کہ حملے شہریوں پر نہیں کئے گئے-

یورپ میں بنیاد پرستی یورپی پارلیمنٹ کی کمیٹی نے برسلز میں اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ 11 ستمبر کے بعد دنیا کے ترقی یافتہ خطہ یورپ میں بنیاد پرستی اور مسلمانوں کے خلاف نفرت کی شدید لہر آئی ہوئی ہے- تہذیبی ٹکراؤ نے غیر ملکیوں اور مقامی باشندوں کے درمیان تقسیم کی واضح لکیر کھینچ دی ہے-

ڈالر اور یورو کی قدر میں اضافہ گزشتہ کاروباری ہفتے میں ڈالر کے نرخ میں 20 پیسے اور یورو کے نرخ میں 50 پیسے اضافہ ہوا- ڈالر کی قیمت 58 روپے دس پیسے سے بڑھ کر 58 روپے تیس پیسے ہو گئی-

جوہری ہتھیاروں کا پلانٹ امریکہ نے ایران پر دو بڑے ایٹمی بجلی گھروں کا الزام لگاتے ہوئے کہا ہے کہ یہ پاور پلانٹ جوہری ہتھیاروں کی تیاری کے لئے استعمال ہو سکتے ہیں- ایران معائنے کی اجازت نہیں دے رہا- جبکہ ایرانی ترجمان نے کہا کہ ہمارے سب ایٹمی پلانٹ معائنے کے لئے کھلے ہیں-

یورپی یونین اور ترکی یورپی یونین نے ترکی یونین میں شمولیت پر بات چیت کا معاملہ 2004ء تک لٹکا دیا ہے جبکہ مشرقی یورپ کے دس ملکوں کو 40 ارب ڈالر کی امداد دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے- اور ان ملکوں کو یونین میں شمولیت کی دعوت بھی دی جا چکی ہے-

عراق کے ساتھ دوستانہ تعلقات روسی حکام نے کہا ہے کہ عراق کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم رہیں گے-

اسامہ بن لادن فلسطینی رہنما یاسر عرفات نے القاعدہ کے رہنما اسامہ بن لادن کے بارے میں کہا ہے کہ انہوں نے ہماری جدوجہد سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے- انہوں نے کہا کہ اسامہ فلسطینیوں کی آڑ میں ایسا کرنے سے باز رہیں- ہماری تحریک عام شہریوں پر چاہے وہ اسرائیلی ہی کیوں نہ ہوں حملوں کے خلاف ہے- سنڈے ٹائمز کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بعض فلسطینی نوجوانوں میں القاعدہ کے لئے ہمدردی کے جذبات موجود ہیں-

امریکی ریزروفوجی امریکہ نے عراق کے خلاف ممکنہ جنگ کے لئے اپنے مزید 27 ہزار ریزرو فوجیوں اور انٹرنیشنل گارڈ کو تیار رہنے کا حکم دے دیا ہے- امریکی محکمہ دفاع نے کہا ہے- عراق کے خلاف جنگ میں 50 ہزار فوجیوں کو طلب کیا جا سکتا ہے-

25 دہشت گردوں کو قتل کرنے کی اجازت

امریکی سی آئی اے کو اسامہ سمیت 25 دہشت گردوں کو قتل کرنے کی اجازت دے دی گئی- وائٹ ہاؤس نے فہرست کی منظوری دی- اگر ان مطلوبہ افراد کو گرفتار کرنا ممکن نہ ہوا تو ہلاک کرنے کی اجازت ہو گی- 11 ستمبر کے بعد القاعدہ نے دنیا بھر میں سو سے زائد امریکی مفادات پر حملوں کی کوشش کی جسے ناکام بنا دیا گیا-

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 61